روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۷ | منگل - ۲۴ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۲۹ - نبوت ۷۳ ۱۳ ہش ' ۲۹ - نومبر ۱۹۹۴ء

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ (فتح ۷۳ ۱۳ ہش) دسمبر ۱۹۹۴ء بروز پیر - منگل - بدھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے اجازت کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلّق ہے اور دوسری کو مُبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلّق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مُبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرایہ میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۴)

قناعت کا مطلب اپنی چادر میں پاؤں سکیڑنا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا (-) کہ قانع ہو جا قناعت اختیار کر۔ تمام شکر گزار بندوں سے زیادہ شکر گزار تو ہو جائے گا اب قناعت کیا چیز ہے؟ اس سلسلے میں میں ایک دفعہ تفصیلی روشنی ایک دو خطبات میں ڈال چکا ہوں یاددہانی کے طور پر مختصراً یہ بتاتا ہوں کہ قناعت کہتے ہیں جو کچھ خدا نے دیا ہے۔ خواہ وہ بہت تھوڑا ہی ہو اپنے پاؤں اس چادر کے اندر سمیٹ لیں اور اس سے باہر اپنے پاؤں نکالنے کا تصور بھی نہ کریں۔ ایسا شخص جو ہے وہ کبھی قرضدار نہیں بن سکتا۔ ایسا شخص اپنی تمناؤں کو سمیٹتا ہے۔ اپنی ضرورتوں کو سکیڑتا ہے یہاں تک کہ وہ اس چادر کے اندر سما جاتا ہے جو خدا نے اس کے رزق کو چادر عطا فرمائی ہے۔ اور ایسا شخص پھر شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کہ میری تمام ضرورتیں پوری ہیں' میں ٹھیک ہوں تیرے حضور اور یہی شکر ہے ان معنوں میں بھی کہ جو قناعت اختیار نہیں کرتا اور خدا کے دیئے ہوئے سے آگے بڑھ کر ناجائز طور پر یا اپنے نفس کو یہ یقین دلا کر کہ سب کچھ جائز ہے لوگوں کے اموال پر نظر رکھتا ہے لوگوں سے مانگتا ہے ان کے آگے جھکتا ہے کبھی قرض کے نام پر کبھی ویسے بھکاری بن کر۔ وہ خدا کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ اس کی تو ساری ضرورتیں پھر بندوں کی محتاج ہو جاتی ہیں۔ اور اسے خدا کا شکر کیسے نصیب ہوگا۔ ہر وقت اس کا دل کفر میں مبتلا رہتا ہے کہ اچھا خدا نے تو ضرورت پوری نہیں کی۔

ہم نے فلاں سے قرض لے کر پوری کرلی فلاں کے آگے ہاتھ پھیلا کر پوری کرلی۔ فلاں کے آگے اپنے رونے رو کر پوری کرلی۔ بس وہ اپنے دکھڑے ہر ایک کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں اور روتے رہتے ہیں اور ساری زندگی ان کی اسی طرح گزر جاتی ہے قرض لیتے ہیں تو واپس نہیں کرتے۔ تجارت کرتے ہیں تو دھوکا کر جاتے ہیں۔ ایسا شخص حقیقت میں ان کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا جن سے یہ ظلم کر رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے لوگ ان کا شکر ادا کرنے کی نفسیاتی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ جو شخص کسی سے دھوکا کرتا ہے وہ اس کے خلاف کوئی عذر بھی بناتا ہے اور عموماً اس کے خلاف شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہ اس نے تو مجھ سے یہ کیا تھا اس نے تو مجھ سے یہ معاہدہ کیا تھا اس نے تو مجھ پر ظلم کر دیا مجھے نوکری دے دی حالانکہ مجھے دوسری جگہ بہت اچھی نوکری مل رہی تھی اور میں اس کی خاطر آیا تھا۔ ہزار نفس کے بہانے ہیں جو اگر انسان اپنے دل میں غور کرے تو جانتا ہے کہ جھوٹے ہیں۔ اور وہ بند، کا بھی شکر گزار نہیں بنتا۔

اور ایک اور حدیث کا مضمون اس پر صادق آتا ہے کہ (-) جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا

باقی صفحہ ۷ پر

ہر نصیحت کرنے والے کا فرض ہے کہ نصیحت کے وقت طعن و تشنیع سے کلیتہً پاک ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نکاح

○ محترم مولانا ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ احمدیہ ضلع راولپنڈی کی دو بیٹیوں کے نکاحوں کا اعلان محترم ملک عبدالشکور صاحب قائمقام امیر ضلع راولپنڈی نے ۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء کو نماز جمعہ سے قبل احمدیہ بیت الحمد راولپنڈی میں فرمایا۔ عزیزہ امتہ الودود عائشہ صاحبہ کا نکاح مکرم مہر ندیم احمد صاحب ابن محترم مہر نیاز احمد صاحب اعظم (جرمنی) سے بارہ ہزار جرمن مارک حق مہر پر اور عزیزہ امتہ الرؤف عامرہ صاحبہ کا نکاح مکرم مہر فہیم احمد صاحب ابن محترم مہر نیاز احمد صاحب اعظم (جرمنی) سے پندرہ ہزار جرمن مارک حق مہر پر قرار پایا۔

بچیاں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نواسیاں اور بچے محترم مولانا ملک منصور احمد صاحب عمر کے بھانجے ہیں۔ دونوں لڑکے چونکہ جرمنی میں ہیں۔ لہٰذا ان کی طرف سے مکرم مبارک احمد صاحب تنویر وکیل بنے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دونوں نکاح جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم منور اقبال بلوچ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لیہ کے دل کا بائی پاس اپریشن ۲- دسمبر کو راولپنڈی میں ہوگا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ "نصرت جہاں اکیڈمی کے دونوں سیکشنز میں مندرجہ ذیل مضامین کے لئے مرد و خواتین اساتذہ کی چند اسامیاں خالی ہیں۔

(۱) ریاضی (۲) سائنس (۳) انگریزی

اکیڈمی میں پڑھانے کے خواہشمند امیدوار فوری اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر خاکسار کو پہنچا دیں"

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۹- نبوت- ۱۳۷۳ ہش ۲۹- نومبر ۱۹۹۴ء

عبادت کا مقصد

حضرت امام جماعت الرابع فرماتے ہیں کہ عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے۔ ہم نے جب اس بات پر غور کیا تو کئی پہلو سامنے آئے۔ ایک تو یہ کہ عبادت تو کرتا ہی وہ شخص ہے جو نیک ہو۔ جس شخص میں نیکی نہیں ہے جس شخص میں خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے وہ عبادت کیوں کرے گا۔ صرف وہ شخص جو جانتا ہے اور اس بات کو پہچانتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کا خالق ہے اور اس کے پاس جو کچھ بھی ہے اور اس کے ماحول میں جو کچھ ہے اور ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہے۔ اس کا وہ مالک ہے۔ جسے چاہے دیتا ہے جب چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور جس قدر چاہتا ہے دیتا ہے۔ صرف ایسا ہی شخص شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے گویا کہ نیکی پہلے سے موجود ہو تو عبادت کے لئے انسان میلان محسوس کرتا ہے لیکن فرمایا یہ گیا ہے کہ عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے۔ بات یہ ہے کہ نیک بننے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ نیک بننا تو دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگی میں داخل کرنا ہے۔ اور جتنا جتنا ہم ایسا کرتے چلے جائیں اتنا ہی ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں نیک بنتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی راہ پر چلانے لگتا ہے اور چلاتا چلا جاتا ہے اس کی راہ تو کبھی ختم ہی نہیں ہونے والی۔ چلی جاتی ہے۔ چلتی چلی جاتی ہے۔ ابدالآباد تک انسان نیکیوں میں بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی کوئی حدود مقرر نہیں کی جا سکتیں تو نیکی کی حدود کیسے مقرر کی جائیں۔ خدا تعالیٰ کو پانا پائے رکھنا اور اس کے قریب سے قریب رہنا اور اپنی زندگی کو اس کی صفات میں ڈھالنا ہی تو نیکی ہے۔ پس یہ کہنا کہ عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے اس میں کسی خاص درجے کی نشان دہی نہیں کی گئی۔ کوئی دو انسان جنہیں نیک کہا جا سکتا ہو ان کے متعلق انسان اندازہ بھی نہیں لگا سکتا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر یا ایک دوسرے سے کم تر کتنے نیک ہیں۔ اس لئے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ نیکی خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے بڑھنے کا نام ہے۔ اور عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے کا مطلب یہ ہے کہ جوں جوں ہم عبادت کریں گے توں توں ہماری نیکی میں اضافہ ہو گا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اس میں کسی درجہ بندی کا ذکر نہیں ہے۔ کتنا نیک بنانا۔ حقیقت یہ ہے کہ نیک بنانا نیک بنائے رکھنا اور نیک بناتے چلے جانا یہی عبادت کا مقصد ہے۔ ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات بعض لوگ عبادت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ عبادت انہیں نیک بنائے گی۔ نیک کے لفظ کو ہم بہتر کے لفظ سے بھی بدل سکتے ہیں یعنی عبادت انہیں بہتر بنائے گی۔ اس لئے ایسے لوگوں کی توجہ بھی عبادت کی طرف مبذول کروائی گئی ہے کہ بہتر بننا ہے نیک بننا ہے تو عبادت کرو۔ بہرحال یہ ایک چھوٹا سا فقرہ "عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے۔" یہ ہمیں ایک ذرہ سے اٹھا کر آفتاب بنا دیتا ہے اور جس راہ پر چلنے کی ہم بات کر رہے ہیں وہاں تو آفتاب بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آفتاب بھی ایک درجہ ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ پر چلنا درجہ بدرجہ آگے بڑھتے چلے جانے ہی کا نام ہے۔ اس لئے ہم عبادت کرتے ہوئے آفتاب کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ذرہ تو ہم تھے ہی اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن بڑھنے لگے بڑھتے چلے گئے تو آفتاب سے بھی آگے نکل گئے۔ پس عبادت کا مقصد نیک بنانا ہے نیکی اللہ تعالیٰ کی راہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ کبھی ختم نہیں ہونے والی۔ آپ اس پر زندگی کے آخری لمحے تک چلتے رہیں تو نیک سے نیک تر بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فقرے کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے اور ہمیں حقیقی معنوں میں عبادت گذار بنائے۔

میرے نام کے جرنل نے اللہ سے نصرت پائی
کوثر نرسنگ ہوم میں میری آنکھ کو دی بینائی
ان دونوں کی خاطر ڈھیروں دعائیں لے کر
میں نے اپنے مولا کے آگے جھولی پھیلائی

ابوالاقبال

تھا فقط دِل ہی تو مُجھ بے سرو سامان کے پاس
وہ بھی اب رہن ہے اِک دشمنِ ایمان کے پاس

چند سہمی ہوئی کلیوں کے سوا کُچھ بھی نہیں
میرے اس اجڑے ہوئے دِل کے گُلستان کے پاس

دل ویران ہے بے برگ و گیاہِ اُمید
اتنی ویرانی کہاں دشت و بیابان کے پاس

ہائے دیوانگئ شوق کی عریاں طلبی
تار تک باقی نہیں جیب و گریبان کے پاس

سامنے ان کے تصوّر میں بھی ہم جا نہ سکے
تاب نظارہ کہاں دیدۂ حیران کے پاس

درد و غم- یاس و الم- حسرت و حرمان و محن
کیا خزینے ہیں مرے اس دلِ نادان کے پاس

عارض و لب کی حفاظت پہ ہے شائد مامور
ان کے چہرے کا وہ تِل جو ہے زنخدان کے پاس

بات کُچھ مُحتسب و رند میں ٹھہری ہے ضرور
تھے بغل گیر وہ کل رات خُمستان کے پاس

کون سی راہِ جنُوں میں ہوئی غفلت مجھ سے
رُک گیا ہاتھ مرا آکے گریبان کے پاس

مرہم زخم جگر لائے تو ہیں وہ خوؔرشید
جانے کیوں بیٹھ گئے آکے نمکدان کے پاس

خورشید احمد باجوہ

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۴۴

کاربوویج' کاربو اینی میلس اور کلکیریا کارب کا بیان

کالی کھانسی کے آغاز میں کاربوویج موثر ہے' کاربو اینی میلس ٹک ورم کی خصوصی دوا ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیوپیتھک کلاس میں مورخہ ۱۵- نومبر ۱۹۹۴ء کو

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۴۴

لندن : ۱۵- نومبر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیوپیتھک کلاس میں مختلف ادویہ کاربوویج' کاربو اینی میلس اور کلکیریا کارب پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ فرمایا۔

کاربوویج کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا منہ معدے کا آئینہ ہے۔ معدے میں السریشن ہو تو اس کا اثر منہ پر ہو گا۔ کاربوویج کی پوزیشن کے لئے سارے منہ کو پہچاننا پڑے گا۔ اس میں درد اور VIOLENCE شدت اتنی نہیں ہوتی۔ لیکن گلے SAPORATE کر رہے ہیں۔ یہ کیفیت پیٹشیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ گلے کی حالت خراب ہو مگر درد نہ ہو تو کاربوویج اور پیٹشیا کا امکان ہے کاربوویج میں سُن ہو جانا خاص بات ہے۔ یہاں درد نہ ہونے کی وجہ میوکس میمبرین کا سُن ہو جانا ہے۔ اس میں جگر متورم ہو تا ہے۔ معدہ آہستہ آہستہ زخمی ہو تا جاتا ہے۔ معدہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے پیٹ بڑھتا جاتا ہے۔ معدہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے ڈکار لے کر ہوا خارج کریں تو ہوا کو چوس لیتا ہے۔ دبا بھی دیں ہوا کو دوبارہ کھینچ لیتا ہے۔ بولتے وقت بھی ہوا داخل ہو جاتی ہے۔ اس میں اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

اس میں جو بیماریاں رحم میں ہوتی ہیں ان میں نہایت متعفن اخراجات ہوتے ہیں۔ یہ سلفر اور پائیروجینم کی طرف متعفن ہوتے ہیں۔ پرسوتی بخار کی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پلاسنٹا کا بچا ہوا گند نکالنے میں کاربوویج بہت موئثر ہے۔

ہومیو ادویہ کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں علامتیں زیادہ اہم ہیں امراض کے نام نہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کے مزاج سے امراض سے شفا کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے علامات موجود ہونے کے باوجود کئی مریضوں پر پلسٹیلا مؤثر نہ ہوئی کیونکہ مزاج نہ ملتا تھا۔ اس لئے چاہئے کہ دواؤں کو مزاج کے اعتبار سے تقسیم کریں۔ پھر اس کا اطلاق مریضوں پر کریں۔

کاربوویج میں عورتوں میں دودھ کم ہو تا ہے۔ دودھ بڑھانے کے لئے بہت سی ٹکسالی دوائیں ہیں۔ پلسٹیلا بھی اس میں دی جاتی ہے۔ اگر عضلات کی عمومی کمزوری ہو تو کاربوویج موثر ہوتی ہے۔ اس میں بخار کی بھی علامات ہوتی ہیں جو اخراجات رکنے سے جسم کی بے چینی کی مظہر ہوتی ہیں۔ برائیونیا میں بھی دودھ رکنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ گٹھلیاں پیدا کرتی ہے عورتوں کی بریسٹ میں۔ یہ ٹیومر کی طرف رجحان ہے۔ پائیروجینم کو خصوصیت سے ایسی بیماریوں سے تعلق ہے جن میں انفیکشن ہو۔

سڑا ہوا گوشت کھالینے سے جو لوگ پاگل پن میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس کی یہی وجہ ہوتی ہے۔

ٹائیفائیڈ کا مزاج پرسوتی بخاروں سے ملتا ہے دماغ بہکا ہوا ہو۔ مریض بکواس کرتا ہے۔ اس میں پائیروجینم مفید ہے۔

کاربوویج میں کالی کھانسی کا علاج آغاز میں کرنا اچھا ہے۔ عموماً جو کھڑکھڑ کرنے والی کھانسی ہے اس کو ادویہ سے بعض اوقات خشک کرنا نقصان دہ ہو تا ہے۔ خشک ہو کر بعض اوقات یہ خوفناک کھانسی بن جاتی ہے۔ ڈھول کی طرح سینہ بجتا ہے۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ رس ٹاکس جادو کا سا اثر دکھاتی ہے اس میں دمے کے دورے رات کے وقت اچانک آتے ہیں۔ کاربوویج میں ایک اور خاص بات ہے جس سے عموماً ہومیو پیتھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ لمبے عرصے کی بیماری سے بعض اوقات ہاتھ پاؤں مڑ سے جاتے ہیں پنجے سے بن جاتے ہیں۔ سکڑ جاتے ہیں اور مرجھا جاتے ہیں کاربوویج اس میں چوٹی کی دوا ہے۔ چند ماہ یا چند سال تک بھی استعمال کروانی پڑتی ہے۔

ضمناً حضرت صاحب نے فرمایا ناخنوں سے بہت سی بیماریوں کی پہچان ہوتی ہے۔ اگر دائیں طرف کی بیماریاں کرانک ہو جائیں تو دائیں طرف سے انگوٹھے میں RIDGE آجاتی ہے۔ بیماری ٹھیک ہو تو یہ غائب ہو جاتی ہے۔ ناخن صحت مند ہوں تو تسلی ہو جاتی ہے۔

خون کی کمی انیمیا میں ناخنوں پر سفید نشانات آجاتے ہیں۔

ناخن بھرے ہوں' اچھے سرخ ہوں تو جسم کی صحت مندی کی علامات ہیں۔

اسی طرح بالوں سے امراض کی پہچان ہوتی ہے۔ بالوں میں چمک نہ ہو تو یہ کسی مرض کی علامت ہے۔ بالوں کے کنارے پھٹنے لگیں تو یہ بھی بیماری کی علامت ہے۔

زکام کا علاج حضرت صاحب کو دوران کلاس کھانسی محسوس ہو رہی تھی اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کل مجھے نزلہ ہو گیا تھا۔ میں نے بے سیلی نم BACILLINUM اور انفلوئنزینم INFLUENZINUM کھائی تھوڑا فائدہ ہوا۔ پھر اثر ہوا تو دوبارہ کھالی۔ ضرورت ہو تو یہ دوائیں دن میں تین دفعہ تک کھائی جاتی ہیں شام تک زکام ختم ہو گیا تھا۔ پھر بلغم کا رجحان روکنے کے لئے فاسفورس ۳۰ کھائی۔ اب اثر تھوڑا سا باقی ہے۔ مگر ایلوپیتھک علاج کا اثر نہیں ہے۔

کاربوویج کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے ٹانگیں مرجھانے لگتی ہیں۔ آگ لگنے چوری اور حادثات کی خوابیں آنے لگتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے واقعات ہو جائیں چوری اور حادثات ہو جائیں تو عام آدمی میں کاربوویج کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔ بعض چیزوں کے خوف بعض دلوں پر زیادہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ اکثر تعفنات دماغ میں ہیجان پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر خوف ساتھ ہو تو کاربوویج سے جلد شفا مل جاتی ہے۔

کاربو اینی میلس
CAR. ANIMALIS

یہ کاربوویج کی تصویر ہے مگر خطرناک ہے۔ کاربوویج میں بیماریاں کینسر کی شکل اختیار کر لینے کا زیادہ احتمال ہو تا ہے اس لئے اسے پہچاننا ضروری ہے۔ تاہم اس کی مثال کاربوویج سے ملتی جلتی ہے۔

کمی خون کے پرانے مریض جن کے جسم میں دفاع کی طاقت نہ رہے۔ چہرہ پیلا ہونے کے مستقل آثار چہرے پر ہوں۔ وریدوں میں آثار کاربوویج کی طرح۔ غدودوں میں سختیاں کاربوویج کی طرح۔ کاربو اینی میلس میں گٹھلیاں بنتی ہیں جو کینسر بننے کا احتمال رکھتی ہے۔

ایسی وریدوں کی بیماریاں جن میں پیپ نہ بنے مگر وہ لٹکتی رہیں اس کے لئے ایک اور دوا ایس کولس AESCULUS موثر ہے۔ اس کی اور باتیں آنکھوں کی سرخی جسے آنکھوں کی پائلز کہتے ہیں۔ آنکھوں کی متعلقہ بیماریاں ایس کولس میں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایس کولس دکھائی دیتی ہے۔ VEINS کے تعلق میں بھی۔ لیکن باقی باتوں میں بہت فرق ہے۔

ایک مرض انگلستان میں ہو تا ہے رحم کی گردن کا کینسر۔ عورتوں کو کہا جاتا ہے کہ ساری عورتیں وقفے وقفے سے چیک کروائیں۔ یہ رحم کے کینسر کے مقابلے میں بہت خطرناک ہو تا ہے۔ یہ کینسر رحم میں نہ بھی پھیلا ہو تو رحم کی گردن میں ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تو اس کے علاج کے لئے رحم ہی REMOVE کر دینے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

اس میں کاربو اینی میلس بہت اچھی دوا ہے۔ رحم کی گردن میں زخم ہو۔ لیکوریا ضرور جاری ہو گا۔ جلن بہت ہو گی۔ اس کا جلن سے بہت تعلق ہے۔ کاربوویج میں بھی جلن ہوتی ہے مگر اندر ہوتی ہے۔ باہر ٹھنڈ ہوتی ہے۔ یہ کاربو اینی میلس میں بھی ہے۔ رحم کی گردن میں بہت نمایاں ہے۔ جب یہ علامات شروع ہوں تو فوری طور پر کاربو اینی میلس شروع کرا دیں۔ اگر تاخیر ہو جائے تو علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ تخلیقی توازن بگڑ جاتا ہے۔ جہاں جو چیز ہونی چاہئے وہاں نہیں ہو گی اور جہاں نہیں ہونی چاہئے وہاں ہو جائے گی۔ ہڈیوں میں اضافی گروتھ اس کی مثالی ہے۔ کینسر کی TENDENCY اسی وجہ سے ہے۔ اگر ایسی حرکات جسم میں کہیں نظر آئے تو کاربو اینی میلس دی جائے۔

اس میں حیض عموماً لمبا' جلدی اور بہت زیادہ ہو تا ہے ایک علامت جس کو سیپیا SEPEA سے بہت ملاتے ہیں۔ وہ ہے ناک کے اوپر کے حصے میں سیاہی مائل نشان جو کاٹھی کی شکل میں دائیں بائیں رخساروں تک اترا

باقی صفحہ ۷ پر

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کاذکرِ خیر

دنیا میں بعض خوش نصیب اور بابرکت وجود ایسے ہوتے ہیں جو ابتداء میں بظاہر دنیادار نظر آتے ہیں مگر جب ان کا تعلق اپنے روحانی امام سے قائم ہو جاتا ہے تو وہ اخلاص‘ عقیدت‘ وفا ‘نیکی‘ تقویٰ و طہارت اور مالی قربانی میں دوسروں سے بہت آگے نکل جاتے ہیں اور اپنا ایک نہایت اعلیٰ مقام پیدا کر کے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ان پر خاص فضل فرماتا ہے جس کے طفیل ان کی اولاد بھی معاشرے اور جماعت میں ایک منفرد مقام پیدا کر لیتی ہے۔ یہ مقام اسے اپنے بزرگوں کی دعاؤں کے شامل حال ہونے سے ملتا ہے۔ الغرض جہاں اولاد صالحہ اپنی شاندار دینی اور دنیاوی کارناموں کی وجہ سے اپنے آباؤ اجداد کے نام کو زندۂ جاوید بناتی ہے وہاں وہ خود بھی ایثار و قربانی و نیکی میں اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں۔ ان خوش نصیب افراد میں سے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ اور بابرکت وجود حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تھے۔ جنہوں نے سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ شاندار خدمات سرانجام دیں جن کی بناء پر اگر انہیں اپنے نام کی مناسبت سے "فرزند احمدیت" کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ ذیل کی سطور میں حضرت خان صاحب کے مختصر حالات زندگی اور خدماتِ جلیلہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ ۲۷۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو موضع صریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام حکیم مولوی عمرالدین صاحب تھا۔ جنہیں اپنے برادر نسبتی مکرم منشی برکت علی صاحب کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ اسی طرح آپ کی والدہ محترمہ اور نانی صاحبہ بھی بیعت سے مشرف ہو چکی تھیں۔ حضرت خان صاحب نے ۱۹۰۹ء میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب امام جماعت الاول کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ گو بعد میں سلسلہ میں داخل ہوئے لیکن احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آخر دم تک اپنی زندگی خدمت دین حق و احمدیت کے لئے صحیح معنوں میں وقف کئے رکھی اور شاندار خدمات کا اعلیٰ نمونہ دکھایا خان صاحب بچپن سے بہت ذہین تھے۔ پرائمری کی تعلیم گاؤں میں مکمل کر کے مزید انگریزی تعلیم کے لئے آپ کو اپنے ننھیال بستی درویش متصل جالندھر شہر بھیج دیا گیا جہاں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ملازمت کی ابتداء ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۰ء کو انسپکٹر جنرل آف آرڈیننس کے دفتر سے کی۔ یہ دفتر ان دنوں کلکتہ میں تھا۔ آپ وہاں اکیلے پنجابی تھے لہٰذا ہندو کلرک ان کو ٹکنے نہیں دیتے تھے۔ خوش قسمتی سے ۱۸۹۱ء میں دفتر دو حصوں میں منقسم ہو گیا اور آپ نصف عملہ کے ساتھ تبدیل ہو کر راولپنڈی آ گئے۔ آپ کو انگریزی مطالعہ بڑھانے کا بڑا شوق تھا لہٰذا انگریزی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے پانچ سال کی سروس کے بعد آپ کو لائبریری سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا۔ اس دوران ایک واقعہ رونما ہوا کہ کرنل ایک ضروری اور اہم خط کا مسودہ تیار کر رہا تھا اس میں اس نے کوئی انگریزی لفظ استعمال کیا جس کا متبادل بہتر لفظ خان صاحب نے تجویز کر دیا۔ کرنل بہت خوش ہوا اور مسودہ فوراً ان کے سپرد کر دیا کہ وہ خود ہی اس کو مکمل کریں۔ اس واقعہ سے خان صاحب کی انگریزی زبان کی قابلیت کا کرنل پر اچھا اثر ہوا کہ پھر تو آپ دفتر پر چھا گئے اور چند سال میں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ۱۹۰۸ء میں فیروز پور آرسنل میں ہیڈ کلرک بن کر چلے گئے۔ آپ کا خاندان ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں احمدیت قبول کر چکا تھا آپ نے ۱۹۰۹ء میں حضرت مولوی نور الدین صاحب امام جماعت الاول کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس بات کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہاں آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ درج کیا جاتا ہے جو کہ بڑا دلچسپ ہے۔ ہوا یوں کہ آپ فیروز پور قلعہ میں ملازم تھے کہ ایک دن وہاں کے احمدی احباب کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ایک جلسہ کروایا جائے جلسہ دو روز جاری رہنے کے بعد جب ختم ہوا تو آپ نے سٹیج پر کھڑے کھڑے یہ اعلان کیا کہ ایک لمبی تحقیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی سچائی ظاہر کر دی ہے لہٰذا میں آج پبلک میں اعلان کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

جب آپ نے احمدیت قبول کی تو سب سے پہلی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ مدتوں سے حقہ نوشی کی راسخ شدہ عادت ترک ہو گئی۔ اس کے متعلق آپ کے فرزند اکبر مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب تحریر کرتے ہیں۔

"بیعت سے قبل خواجہ کمال الدین صاحب نے بتایا تھا کہ حقہ نوشی گو کلی طور پر ممنوع اور حرام تو نہیں مگر حضرت بانی سلسلہ نے اس عادت کو ضرور ناپسند فرمایا ہے۔ اس پر آپ نے کہا کہ جس چیز کو میرا مرشد ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اسے ترک کر دوں گا۔ یہ بات درست ہے کہ جو عادت راسخ ہو چکی ہو اسے چھوڑنا کارے دارد ہوتا ہے۔ بیعت کے بعد جب رات کو تہجد کے لئے جاگے تو اس وقت بلاناغہ ہر روز حقہ طلب کیا کرتے تھے اور اس کے بغیر چارپائی سے اٹھنا دوبھر محسوس ہوا۔ حسب معمول اس خواہش نے بڑا زور دکھایا اور حقہ طلب کرنے کو دل بہت چاہا۔ اس وقت دو قسم کے خیال آتے رہے کہ حرام ہے تو نہیں پیو۔ دوسرا خیال یہ آتا کہ اسے ترک کرو اور خدا کے حضور حاضر ہو جاؤ اور نفل پڑھ لو۔ والد محترم فرمایا کرتے تھے کہ برابر دس پندرہ منٹ تک جنگ جاری رہی۔ آخر دوسرا خیال غالب آیا اور حقہ کی بجائے نوافل کی بابرکت عادت کی توفیق پائی۔ اگلے روز حضرت امام جماعت الاول کی خدمت میں لکھا اور اس قلبی جنگ کا ذکر کیا تو جواب آیا کہ "بہت مبارک بات ہوئی اور یہ عادت بہت سی روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ہوگی"

(الفضل ۲۲۔ جولائی ۱۹۵۹ء)

مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:-

"مال حرام سے آپ کو بڑی نفرت تھی۔ بیعت سے قبل کا واقعہ ہے کہ آپ ایک دفعہ نماز میں مشغول تھے کہ ایک حاجتمند آیا اور چپکے سے سو روپیہ مصلّے کے نیچے رکھ کر چلا گیا۔ جونہی آپ فارغ ہوئے تو اس رقم پر نظر پڑتے ہی اس شخص کا تعاقب کیا اور تھوڑی دور جا کر اسے جا لیا۔ رقم اسے واپس کرتے ہوئے تنبیہ کی کہ دیکھو پھر کبھی ایسا نہ کرنا"

(الفضل ۲۲۔ جولائی ۱۹۵۹ء)

حضرت امام جماعت الاول کی وفات کے دوسرے روز ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد نماز عصر بیت نور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام قرار پائے تو اس وقت قریباً دو ہزار آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس موقع پر امامت ثانیہ میں شمولیت کرنے والوں کی جو فہرست شائع ہوئی اس میں سب سے پہلا نام مولوی محمد احسن فاضل امروہی .... میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق کے بعد آپ کا نام خان صاحب فرزند علی سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور درج ہے۔

(الفضل ۱۸/ مارچ ۱۹۱۴ء ص ۱۶)

حکومت کی طرف سے آپ کو خان صاحب کا خطاب ملا تو اس موقع پر ان الفاظ میں خبر شائع ہوئی۔

"یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم جناب منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروز پور و سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور کو شہنشاہ معظم کی تقریب سالگرہ پر "خان صاحب" کا خطاب گورنمنٹ نے عطا کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ منشی صاحب موصوف کے لئے مبارک کرے"

(الفضل ۲۸۔ جون ۱۹۱۹ء ص ۲)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ گورنمنٹ کی طرف سے حضرت منشی صاحب کو خان صاحب کا خطاب ملا تھا مگر آپ کے دل میں اس کی زیادہ قدر نہ تھی بلکہ لفظ "مولوی" کے خطاب پر زیادہ فخر اور خوشی محسوس کرتے تھے کیونکہ یہ خطاب آپ کو حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے ملا تھا چنانچہ مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ:

"حضرت والد صاحب کا خان صاحب تو سرکاری خطاب تھا مگر جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک تقریر میں آپ کو "مولوی فرزند علی" کے الفاظ سے یاد فرمایا جب سے اس "مولوی" کے خطاب کی آپ کے دل میں زیادہ قدر ہو گئی تھی اور آپ فخریہ فرمایا کرتے مجھے "مولوی" کا خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے عطا فرمایا ہے"

(الفضل ۲۲/ جولائی ۱۹۵۹ء)

لفظ "مولوی" کے ساتھ پیار سے آپ کی اس الفت و محبت کا پتہ چلتا ہے جو آپ کے دل میں اپنے پیارے امام جماعت الثانی کے متعلق پائی جاتی تھی۔

مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب اپنے والد محترم کے اوصاف حمیدہ مزید بیان کرتے ہیں۔

"صدقہ و خیرات کی دائمی عادت آپ کی زندگی کا جزو تھی اور اس رنگ میں غریبوں کی امداد فرماتے کہ کسی کو خبر نہ ہوتی۔ دفتر جاتے ہوئے جیب میں نقدی رکھتے نیز باجرہ کی تھیلی بھی جو راستہ میں کبوتروں اور دیگر پرندوں کو کھلایا کرتے۔ مستعمل کپڑے قبل اس کے کہ بوسیدہ ہوں قادیان کے غرباء کے لئے بھیج دیتے۔ احمدیت سے قبل بھی آپ نماز پابندی اور وقار کے ساتھ ادا کرتے تھے مگر سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد آپ کی یہ حالت ہو گئی گویا ۲۴ گھنٹے ہی نماز کی حالت میں گزارتے۔ دفتر کی تکان اور بیت کی دوری اس راہ میں حائل نہ ہوتی۔..... قادیان سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے آپ نے ایک مکان راولپنڈی میں تعمیر کرایا تھا جسے احمدیت میں آنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے مشورہ پر بیچ دیا اور پھر دو منزلہ مکان قادیان میں بنایا۔ مقصد یہ تھا کہ اولاد یا نسل میں سے کوئی راولپنڈی والے مکان کی رغبت نہ کرے۔

(الفضل ۲۲/ جولائی ۱۹۵۹ء)

حضرت خان صاحب کو انگلستان میں ایک کامیاب داعی الی اللہ اور مربی انچارج کے طور پر کام کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ اس کے متعلق مورخِ احمدیت مکرم مولانا دوست

محمد صاحب شاہد لکھتے ہیں۔

"۲۲۔ اپریل ۱۹۲۸ء کو خان صاحب فرزند علی صاحب انگلستان کے لئے روانہ ہوئے اور ملک غلام فرید صاحب جولائی ۱۹۲۸ء میں واپس آگئے۔ اور تین اگست ۱۹۲۸ء کو ان کی بجائے صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔اے بھجوائے گئے۔ دو ماہ بعد حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد حضرت خان صاحب فرزند علی صاحب کو چارج دے کر ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو قادیان آگئے۔ ۲۵۔ جولائی ۱۹۳۱ء کو مولوی محمد یار صاحب عارف لندن روانہ ہوئے اور صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز ۱۶۔ اگست ۱۹۳۱ء کو واپس آئے۔ ان کے بعد حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ۱۲۔ فروری ۱۹۳۳ء کو دوبارہ ولایت بھیجے گئے اور حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب آپ کو چارج دے کر ۱۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء کو قادیان تشریف لے آئے۔

حضرت خان صاحب فرزند علی صاحب اور مولانا درد صاحب کے دوران قیام کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ ان کے زمانہ میں نہ صرف دعوت الی اللہ کے کام میں وسعت ہوئی بلکہ مشن نے مسلمانان عالم کی عموماً اور ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی خصوصاً موثر نمائندگی کا حق ادا کر دیا اور تحریک آزادی کشمیر کے حق میں برطانوی عوام اور برطانوی پارلیمنٹ میں آواز بلند کی۔ اس زمانہ میں بیت الفضل لندن برصغیر پاک و ہند کے مسلمان زعماء کا ایک خصوصی مرکز بن گئی تھی چنانچہ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال۔ قائد اعظم محمد علی جناح اور دوسرے لیڈر بیت الفضل لندن میں جاتے تھے۔ قائد اعظم محمد علی جناح جو گول میز کانفرنس کے بعد ہندو لیڈروں کی روش سے مایوس ہو کر لندن ہی میں بود و باش رکھنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی کی خواہش اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی کوشش سے احمدیہ بیت پٹنی میں آئے۔ ہندوستان کا مستقبل (FUTURE OF INDIA) کے مضمون پر ایک لیکچر دیا اور ہندوستان جا کر پھر سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ ہو گئے"

(تاریخ احمدیت جلد ۵ ص ۱۶۳، ۱۶۴)

حضرت منشی صاحب حضرت امام جماعت الاول کے ساتھ ذاتی تعلق اخلاص و اطاعت رکھتے تھے۔ سلسلہ کے دیگر بزرگوں کے ساتھ بھی ذاتی تعلقات رکھنے کے ساتھ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ آپ کا خاص دوستانہ تعلق تھا آپ نے ان سے قرآن کریم کا ترجمہ سبقاً سبقاً پڑھا اور انصار اللہ کے ممبر ہوئے جن کا کام دعوت الی اللہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت صاحب کے ساتھ باقاعدگی سے خط و کتابت جاری رہتی تھی۔ آپ نے ساری اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ آپ کی یہ خواہش تھی کہ اولاد دین کے لئے وقف ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کے دو بیٹے مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے فاضل ناظر مال آمد اور شیخ مبارک احمد صاحب بی۔اے سابق نائب ناظر تعلیم و اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت الثانی کے اہم کاموں پر وقف ہیں۔ ان کے پوتے مکرم شیخ نصیرالدین احمد صاحب شاہد۔ بی۔ایس سی۔ بی۔ٹی۔ایم اے مغربی افریقہ میں کئی سال تک بطور مربی کام کرتے رہے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین صاحب بورنیو و افریقہ میں بطور آنریری مربی کام کرتے رہے ہیں۔

(فرزند احمدیت ص ۹۰ و ۹۱)

نوٹ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظر مال آمد کے عہدہ پر خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔

حضرت منشی صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں اڑھائی سپارے زبانی یاد کئے تھے۔ یہ سعادت صرف آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے فرزند اکبر ڈاکٹر بدرالدین صاحب کو سارا قرآن مجید حفظ کرنے کی توفیق ملی۔ اس ضمن میں مکرم حافظ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"جب میں سنگاپور میں تھا تو اپریل ۱۹۴۶ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور لطف اور ذرہ نوازی سے مجھ پر یہ نعمت مکمل فرما دی۔ تب میں نے خط کے ذریعہ حضرت والد صاحب کو اطلاع دی۔ یہ تو ظاہر تھا کہ آپ کو اس سے خوشی ہو گی مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ اتنی تیز خوشی ہو گی کہ اس خوشی کی خبر جلدی اور شوق سے حضرت امام جماعت کو پہنچائی جائے گی اور پھر آگے مزید لطف یہ کہ میرے آقا کو اس خبر سے بہت خوشی ہوئی اور دیباچہ ترجمہ قرآن کریم میں حضرت صاحب نے اشارۃً ذکر فرمایا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں دو ڈاکٹر بھی حافظ قرآن ہیں۔ ایک ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ابن حضرت بھائی محمود احمد صاحب جن میں سے ایک نے محض ۴، ۵ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کیا یعنی یہ عاجز ناچیز"

(الفضل ۲۴۔ جولائی ۱۹۵۹ء)

حضرت منشی فرزند علی صاحب انگریزی بہت روانی اور خوش اسلوبی سے بول سکتے تھے یہ بات عام طور پر دیکھی گئی ہے کہ جسے انگلش زبان آتی ہو وہ کوٹ پینٹ۔ نکٹائی بھی زیب تن کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہ بات حضرت منشی صاحب میں نہیں تھی مکرم حافظ بدرالدین صاحب لکھتے ہیں۔

"آپ کا لباس سادگی کا تھا۔ شلوار قمیض۔ پگڑی کا شملہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ ۶ سال لندن کے قیام میں بھی پتلون اور نکٹائی کا استعمال نہیں فرمایا۔ یہ صرف اپنے حضرت امام جماعت الثانی کی محبت میں تھا۔ یہی طریق پہلے مربیوں کا ہوا کرتا تھا مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔

(الفضل ۲۲/ جولائی ۱۹۵۹ء)

حضرت منشی صاحب میں دیگر اوصاف حمیدہ کے علاوہ ملنساری کی صفت بھی نمایاں پور پر پائی جاتی تھی۔ آپ اکثر دوستوں کے لئے اہتمام کے ساتھ دعائیں کیا کرتے تھے۔ حکومت کے افسروں کے ساتھ بات چیت کرنے میں صاف گوئی سے کام لیتے تھے۔ انگریزی دان مہمانوں کے ساتھ گفتگو کے لئے آپ ہی کو چنا جاتا تھا۔ اس لحاظ سے ناظر امور عامہ کی حیثیت سے آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی آپ کے خاص دوستوں میں سے حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی ذات والاصفات تھی۔

دوسرا نکاح کرنے سے قبل آپ نے سو استخارے کئے اور متواتر دعاؤں کے بعد نکاح کیا۔ آپ نے پہلی بیوی کے حق مہر کو بڑھا کر برابر کر دیا اور اس طرح دونوں عیال کے ساتھ مساوات کا سلوک کر کے نیک مثال قائم کی۔

(الفضل ۲۴۔ جولائی ۱۹۵۹ء)

آپ نے صرف یہی نیک نمونہ پیش نہیں کیا بلکہ جذبہ وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اس کی مثال اس واقعہ سے ملتی ہے کہ فیروز پور کی ملازمت کے زمانہ میں ایک نوجوان بنام میاں اسماعیل صاحب کو نہ صرف قلعہ کی ملازمت دلوائی بلکہ ان کی سعادت اور نیکی کی وجہ سے گھر کے کام کے لئے اپنا ذاتی خادم بنایا۔ اور پھر اپنی پنشن کے بعد ساتھ قادیان لے آئے اور پھر انہیں اپنے گھر اور خاندان کا مستقل حصہ دار بنا لیا اور ہمیشہ اپنے گھر کا ایک کمرہ ان کے لئے رکھا۔"

(الفضل ۲۴۔ جولائی ۱۹۵۹ء)

یوں تو خان صاحب میں بہت سی خوبیاں اور صفات حسنہ پائی جاتی تھیں تمام کا ذکر تو بہت مشکل ہے ہاں روزنامہ الفضل نے ان کی وفات پر ان کی خدمات دینی و دنیاوی کا ان الفاظ میں ذکر کیا۔

"اوائل میں آپ آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر فائز تھے۔ بسلسلہ ملازمت زیادہ عرصہ فیروز پور میں اور پھر راولپنڈی میں مقیم رہے اور دونوں جگہوں پر امیر جماعت کے طور پر نہایت اہم خدمات بجا لائے۔ مزید برآں دوران ملازمت میں آپ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت میں ہمیشہ سینہ سپر رہے اور اس لحاظ سے قوم کی کچھ کم خدمت سرانجام نہیں دی ۱۹۲۸ء میں آپ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد نقل مکانی کر کے قادیان آگئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۴ء تک آپ نے انگلستان میں بطور امام بیت الفضل لندن خدمات سر انجام دیں اور وہاں دعوت الی اللہ کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ وہاں سے واپس آ کر آپ نے کچھ عرصہ ناظر امور عامہ و خارجہ کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۶ء تک اور پھر ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۵ء تک ناظر مال کے عہدے پر فائز رہے۔ اور اس طویل عرصہ میں حضرت امام جماعت الثانی کی زیر ہدایات جماعت کے مالی نظام کو مستحکم بنانے میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں.... آپ نے اپنی زندگی میں متعدد مناظرے کئے۔ ان میں سے ایک "فرزند علی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ نیز اوائل میں ایک سال افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی ادا کئے۔ آپ دینی شغف اور علمی مذاق کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت کے بھی مالک تھے۔ آپ نے زندگی بھر اپنی خداداد صلاحیتوں کو خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھا..... محترم خان صاحب احمدیت کے سچے فدائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے۔ آپ نے ۱۹۲۸ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قریباً ۲۷ سال تک صدر انجمن احمدیہ میں اہم عہدوں پر فائز رہ کر نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور فالج کی شکایت کے باوجود جس کا ۱۹۴۶ء میں آپ پر حملہ ہوا تھا آپ اس وقت خدمات بجا لاتے رہے جب تک مرض کی شدت اور ضعیفی نے لاچار نہ کر دیا۔"

(الفضل ۱۱۔ جون ۱۹۵۹ء ص ۸)

فاضل مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے میدان تحریک شدھی میں چوتھے وفد کے بعد اگلے وفود میں جانے والے احباب کے اسماء یوں درج فرمائے ہیں۔

۱۔ چوہدری غلام احمد صاحب کریام۔ ۲۔ شیخ فضل احمد صاحب ہیڈ کلرک راولپنڈی۔ ۳۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ مغربی پاکستان۔ جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی سابق امیر جماعت راولپنڈی۔ چوہدری احمد دین صاحب وکیل گجرات۔ میاں فضل کریم صاحب بی اے۔ مرزا عبدالحق صاحب لاہور حال امیر صوبائی۔ شیخ محمد احمد صاحب پلیڈر کپورتھلہ۔ بابو غلام رسول صاحب ریڈر سیشن کورٹ پشاور۔ حضرت میر مہدی حسین صاحب حضرت مولوی قطب الدین صاحب قادیان۔ حافظ ملک محمد صاحب پٹیالوی۔ حضرت منشی فرزند علی صاحب۔ ملک عزیز محمد صاحب پلیڈر ڈیرہ غازی خان۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔

(تاریخ احمدیت جلد ۵ ص ۳۴۶، ۳۴۷)

مورخہ ۱۵۔ ستمبر ۱۹۲۳ء کو میدان تحریک

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

غزہ میں پولیس اور یاسر عرفات کے خلاف نعرے

فلسطینیوں کو خود مختاری کے ملنے کے چھ مہینے بعد فلسطینی پولیس نے حماس کے حامی لوگوں پر فائرنگ کر کے ۱۵ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اب فلسطینی لیڈر اس علاقے میں امن قائم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تاکہ مزید کشت و خون سے بچایا جاسکے۔ جب کہ ۱۵ مرحومین کے خاندان اپنے ماتم میں لگے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ میں ایک پولیس مین اور ۱۴ شہری ہلاک ہو گئے جب کہ اسی حادثہ میں ۲۰۰ کے قریب افراد زخمی ہو گئے۔ یہ جھگڑا پہلے جمعہ کے روز ایک مسجد کے سامنے حماس کے مجاہدوں اور پی ایل او پولیس کے درمیان شروع ہوا اور پھر پورے غزہ شہر میں پھیل گیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ صلح کا عارضی ماحول بن گیا ہے کیونکہ پولیس سامنے سے ہٹ گئی ہے اور اپوزیشن گروپ نے بھی امن و امان کی اپلیں شروع کر دی ہیں۔ حیذر عبدل شفیع جو کہ پہلے فلسطینی اور یہودیوں کے درمیان گفت و شنید کراتے رہے ہیں نے کہا ہے کہ ہم نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ پولیس جنازوں کے قریب نہیں جائے گی۔

اسلامک بنیاد پرست نمائندوں نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لوگ حماس اور فلسطینی اتھارٹی کے درمیان گفت و شنید جاری رکھنے کے لئے اب کسی فرد کے خلاف یا کسی جائیداد کے خلاف تشدد سے پرہیز کریں گے۔

جمعہ ہی کی شام حماس کے لیڈروں نے اپنے حامیوں کے لئے ایک بیان جاری کیا ہے کہ وہ عقلمندی کا مظاہرہ کریں اور ساتھ ہی فلسطینی اتھارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے لوگوں کو قتل و غارت سے حفاظت مہیا کی جائے۔ بعض مرنے والوں کے گھروں کے باہر ایسی عبارات لکھی گئی ہیں جن میں لکھا تھا کہ یہ فلسطینی اتھارٹی کے نام ہیں اور اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ مت سمجھو کہ ہم اپنے شہیدوں کا انتقام نہیں لیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ کس کس نے فائرنگ کی اور قتل کیا۔ ہم دوگنی طاقت سے جواب دیں گے۔

کئی ہائی سکولوں نے حماس ینگ ممبرز کے کہنے پر سکولوں کے لڑکوں کا مظاہرہ کرنے کے لئے چھٹی دے دی۔ لیکن صرف دو مظاہرے کئے گئے جن میں لڑکے قرآن مجید اٹھائے ہوئے تھے اور عرفات کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ ہم تمہاری گرفتاریوں سے نہیں ڈرتے! او عرفات! وہ چلا رہے تھے۔ لیکن پولیس نے ان کے قریب آنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ غزہ شہر کے زیتون ڈسٹرکٹ میں نوجوان لڑکوں نے ایک پولیس کار کو آگ لگا دی۔ اور اس کے قریب ہی علاقہ میں ۱۰۰ ڈنڈوں سے مسلح نوجوانوں نے ایک پولیس سٹیشن کو گھیر لیا اور اندر موجود سپاہیوں کو طعنے دیتے رہے کہ باہر آؤ اور ہمارا مقابلہ کرو۔ قریب ہی ان کے ٹائر جلا رکھے تھے لیکن پولیس نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔

پولیس اسلامک یونیورسٹی سے بھی دور ہی رہی۔ اسلامک یونیورسٹی حماس کا ایک بڑا مرکز سمجھی جاتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو کسی کی گرفتاری کی اطلاع ملی۔ یونیورسٹی سٹوڈنٹ یونین نے تین دن تک مرنے والوں کے ماتم میں کلاسوں سے غیر حاضر رہنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن یونین کے لیڈروں نے اپنے ممبروں پر زور دیا ہے کہ وہ یہ ماتم مرنے والوں کے خاندانوں کے ساتھ چپ چاپ گذاریں۔

☆ O ☆

افغان بچوں کے لئے بیماریوں سے بچاؤ کا پروگرام

ایک طرف افغان لیڈروں کو ایک دوسرے کے ساتھ جنگ سے فرصت نہیں اور دوسری طرف انسانی بہبود کے عالمی ادارے ان کے بچوں کو موت سے بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ افغان حکومت کے ایک سینیئر اہلکار نے بتایا ہے کہ افغان حکومت کی وزارت صحت ایک غیر ملکی امداد دینے والی تنظیم کے ساتھ مل کر کابل کے بچوں کے لئے متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے پروگرام شروع کر رہی ہے۔ جس کی اسوقت سخت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ وزارت صحت کے ایک ترجمان عبدالشکور نے بتایا ہے کہ افغان بچوں کو خسرہ' پولیو' اور تشنج سے بچانے کے لئے ایک مہم شروع کی جا رہی ہے جو کابل سے شروع ہوگی۔ شکور نے کہا کے جلال آباد سے ویکسین والے ٹرک کی آمد کے فوراً بعد کابل کے مختلف حصوں میں یہ کام شروع کر دیا جائے گا۔ اور یہ پروگرام آخر کار تیس افغان صوبوں کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔ عصمت اللہ عرب جو کہ ماحولیاتی صحت اور متعدی بیماریوں کے کنٹرولر ہیں نے اے ایف پی۔ کو بتایا ہے کہ افغانستان میں زچہ اور بچہ کی اموات کی شرع دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو متعدی بیماری کے خلاف ٹیکے لگا کر اس شرح اموات کو کم کیا جا سکے۔ ان بچوں کی شرح اموات میں زیادتی کی ایک وجہ وہ جنگ ہے جو اس ملک میں ۱۶ سال سے لڑی جا رہی ہے۔

وزارت صحت کی ٹیمیں جو مردوں اور عورتوں دونوں پر مشتمل ہیں یونیسف کے دفتر کے باہر جمع ہوئیں اور کام شروع کیا۔ یہ ٹیمیں فرنٹ لائن کے دونوں طرف کام کریں گی چاہے وہ علاقہ صدر برہان الدین ربانی کی حمایت کا علاقہ ہو یا اس کے مخالفین کا علاقہ ہو۔ وزارت صحت نے ۹۰ ٹیمیں کابل کے ان حصوں کی طرف روانہ کی ہیں جو صدر برہان الدین ربانی کے ماتحت ہیں۔ جب کہ سترہ ٹیمیں مشرق کی طرف کے علاقوں میں جائیں گی جو گلبدین حکمت یار کے کنٹرول میں ہیں اور ان کے علاوہ ۲۰ ٹیمیں جنوب کی طرف بھیجی جائیں گی جس طرف حکمت یار کے شیعہ اتحادیوں کا علاقہ ہے۔ اگرچہ سرکاری طور پر تو کوئی عارضی صلح کا معاہدہ موجود نہیں ہے لیکن وزارت صحت کے کارکنان امید رکھتے ہیں کہ متحارب گروہ اپنی گولہ باری اتنی دیر کے لئے بند کر دیں گے جتنی دیر اس پروگرام پر کامیابی سے عمل کیا جا سکے۔ اس پروگرام کے لئے تمام دوائیاں یونیسف نے مہیا کی ہیں۔ ان دوائیوں میں ویکسین کے علاوہ وٹامن اے بھی شامل ہے۔ وزارت صحت نے ٹیکہ لگانے والے سٹاف کی تربیت کا انتظام کیا ہے جب کہ یو این کے ادارے نے ٹرانسپورٹ اور کابل میں سٹوریج کی سہولیات مہیا کی ہیں۔ شکور نے مزید بتایا کہ یونیسف کی مہیا کردہ دوائیوں اور ٹیکوں کے علاوہ حکومت ایران نے بھی اس پروگرام میں دوا کی ۸ ملین خوراکیں مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

☆ O ☆

بقیہ صفحہ ۵

شدھی میں جانے والے اکتیس احباب پر مشتمل وفد میں حضرت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب فیروز پور کا نام اول نمبر پر مرقوم ہے۔

(الفضل ۲۱۔ اگست ۱۹۲۳ء)

حضرت منشی فرزند علی صاحب کی وفات پر روزنامہ الفضل نے یہ افسوسناک خبران الفاظ میں شائع کی۔

ربوہ ۱۰۔ جون۔ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سابق امام بیت الفضل لندن و ناظر مال ربوہ محترم خان فرزند علی خان صاحب کل مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء بروز سہ شنبہ سوا تین بجے بعد دوپہر ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آج مورخہ ۱۰ جون بروز چہار شنبہ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کے ملحق میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں نعش کو بہشتی مقبرہ میں ان کی شاندار خدمات کے پیش نظر قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا..... آپ پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ تھا کہ نہ صرف آپ خود خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی خادم دین عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ نے ۵ بیٹے اور ۵ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔"

(الفضل ۱۱۔ جون ۱۹۵۹ء ص ۱'۸)

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محترم خان صاحب کی وفات پر جن الفاظ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا وہ درج کئے جائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"خان صاحب موصوف گو (رفیق حضرت بانی سلسلہ) نہیں تھے مگر بڑی خوبیوں کے مالک اور اول درجہ کے مخلصین میں سے تھے اور تنظیم کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ قادیان آنے سے قبل فیروز پور' راولپنڈی کی جماعتوں میں بہت کامیاب "امیر" رہے۔ پنشن پانے کے معاً بعد انہوں نے اپنے آپ کو خدمات سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور پھر آخر تک یعنی جب بیماری سے بالکل مجبور ہو گئے سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف رہے۔ شروع میں خان صاحب نے لندن میں دین حق اور احمدیت کے کامیاب مربی کی حیثیت میں کام کیا اور اس کے بعد واپسی پر مرکز سلسلہ میں ایک کامیاب "ناظر" رہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات سے چند روز قبل بھی جبکہ ان کی عمر ۸۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی ان کی خواہش تھی کہ خدا مجھے صحت دے تو پھر خدمت سلسلہ کی سعادت پاؤں..... خان صاحب نمازوں کے بہت پابند اور دعاؤں اور وظائف میں خاص شغف رکھتے تھے ایسے بزرگ جماعت کے لئے "بہت بابرکت" وجود ہوتے ہیں۔ اسی لئے نماز جنازہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے (.... اے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کیجئو)"۔

(الفضل ۱۶۔ جون ۱۹۵۹ء ص ۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو حضرت خان صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور انہیں اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

بقیہ صفحہ ۳

ہوا ہوتا ہے۔ اس کے لئے سیپیا دینے کو کہا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں تو اس میں سیپیا دے دے کر تھک گیا فائدہ نہیں ہوتا۔ سیپیا کا ایک اور مزاج بھی ہے جب تک وہ نہ ہو اس وقت تک سیپیا فائدہ نہیں دیتی۔ وہ ہے عورت کی جسمانی کیفیت دیکھی جائے۔ عورت نسبتاً تپلی، اپنوں سے اجنبیت، محبت کی کمی۔ خصوصاً خاوند اور بچوں سے بعض دفعہ نفرت۔ کولہے تنگ۔ نیم مرد نیم عورت کے درمیان کی چیز بعض اوقات مرد سے کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ عورتوں کی طرف بھی رجحان نہیں ہوتا وہ اور علامت ہے۔ ایسی مریضوں میں یہ کاٹھی ہو تو سیپیا کام کرے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا جب سیپیا سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے اپنے طور پر تجزیہ کرنا شروع کیا۔ بہت سے کیسز میں پیدائش کے بعد سیپٹک ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس میں یہ دو کاربو اینی میلس بہت موثر ہے۔ یہ اس کاٹھی کو بھی صاف کردے گی۔

ڈراونے خواب کاربو اینی میلس میں ہیں۔ گدی کا درد۔ بدبودار اخراجات عام بات ہے۔ کاربو ویج میں بھی اور اس میں بھی ہونٹوں اور گلے وغیرہ پر نیلاہٹ پائی جاتی ہے۔ حمل کی متلی بعض دفعہ ٹھیک ہی نہیں ہوتی۔ اس وقت کاربو اینی میلس کا مزاج ساتھ ہو تو بڑی موثر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا خطوط میں کیسز بیان کئے جاتے ہیں وہاں ساتھ مزاجی کیفیات کا ذکر نہیں ہوتا۔ خطوط کے ذریعے دوا طلب کرنے والے یہ کیفیات بھی لکھا کریں۔

ہک ورم HOOK WORM میں کاربو اینی میلس اہم دوا ہے۔ بعض ڈاکٹر تو اسے ہک ورم کی خصوصی دوا کہتے ہیں۔ اسی ضمن میں حضرت صاحب نے یاد دلایا کہ میں نے STANNUM اور سیناڈیلا کا ذکر بھی کیا تھا۔

کلکیریا کارب CAL CARB

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بہت اہم دوا ہے۔ لازماً ہر ہومیو پیتھ کے پاس ہونی چاہئے اور اس پر عبور ہونا چاہئے۔ روزمرہ بیماریوں میں اور گہری بیماریوں میں استعمال ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انسانی زندگی کی تعمیر میں تین عناصر، کاربن کیلشیم اور سیلیکون سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ سیلیکون مٹی میں سب سے زیادہ ملتا ہے۔ یہ انسانی تعمیر میں بہت حصہ لیتا ہے۔ سیلی کون کے اثرات دفاعی نظام پر پڑتے ہیں۔ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ کلکیریا یعنی کیلشیم کا ہڈیوں دانتوں اور آنکھوں کی تعمیر سے تعلق ہے۔ کاربن کے ذریعے تمام گوشت اور عضلات بنتے ہیں۔ گویا کہ یہ تین بنیادی تعمیری اینٹیں ہیں جہاں ان میں سے دو یعنی کاربن اور کیلشیم اکٹھی ہو جائیں تو یہ بہت گہرا اثر کرنے والی دوا بن جائے گی۔ اس کی پہچان بھی مشکل ہو جائے گی۔

سلفر غدودوں کے اثر کو چیک کرنے میں بہت اہم دوا ہے۔ آرسنک آیوڈائیڈ کینسر کو چیک کرتی ہے۔ کلکیریا سلف کینسر کی دواؤں میں بہت اہم ہے۔ اس سے کینسر آگے نہیں بڑھتا۔

کلکیریا کارب کا مزاج۔ موٹا جسم نسبتاً FLABBY خاص طور پر پیٹ بڑھا ہوا ہو۔ چھوٹے بچوں میں پیٹ آگے کو بڑھا ہوا ہو۔ بچپن میں اس کی پہچان بہت آسان ہے۔ دانت نکلتے ہی نہیں۔ چھوٹے چھوٹے دانت نکل کر وہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ کیلشیم کی کمی ظاہر کرتے ہیں۔ ساتھ وٹامن ڈی کی کمی ہے کیلشیم اور وٹامن ڈی دینے سے وقتی فائدہ ہو جاتا ہے مگر کمی کی مستقل کیفیت نہیں بدلتی۔ کیلشیم کاربونیٹ کا مریض اس طرح بھی پہچانا جاسکتا ہے ہڈیوں میں کری (سختی) نہیں رہتی۔ کجی اور کبڑے پن کے آثار رہتے ہیں۔ یہ سب کلکیریا کارب کی علامات ہیں۔ ہڈیوں کے نظام کو مسلز MUSCLES عضلات کا نظام تقویت دیتا ہے۔ مسلز کی کمزوری سے ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ ان میں کلکیریا کارب بہت اہم دوا ہے۔ روزمرہ کے استعمال میں بہت اہم ہے۔ کلکیریا کارب کے بعد سلفر نہیں بلکہ لائیکوپوڈیم دینی ہے۔

اس میں اکھڑے اکھڑے دانت کالے کالے۔ جہاں مزاج مل جائے وہاں بار بار کی سردردی کی بجائے اونچی طاقت میں ایک بار دیں۔ پھر انتظار کریں کہ کیا تبدیلی آتی ہے۔ اس میں رفتہ رفتہ اثر پیدا ہوتا ہے۔

بعض لوگ معدے کی خرابیوں کے دور کرنے کے لئے لائم استعمال کرتے ہیں۔ اس سے SPASM گھٹ جاتا ہے۔ لیکن ایسا بچہ پھر کلکیریا کا مریض بن جاتا ہے۔

کلکیریا بیلاڈونا کا کرانک ہے۔ خون کا کسی ایک حصے کی طرف غیر معمولی رش کرنا۔ یہی بات کلکیریا میں پائی جاتی ہے۔ کاربو ویج میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ مگر اس میں شدت اور VIOLENCE نہیں ہے۔ خون کا رش بھیپھڑوں کی طرف بھی اور سر کی طرف بھی ہوتا ہے۔ اور بہت سے اعضاء کی طرف بھی۔ اگر پورا مزاج نہ بھی ملتا ہو تو انیمیا سے اس کا بہت تعلق ہے۔ یہ انیمیا (کمی خون) بڑا ضدی ہوتا ہے۔ جلد پیلی زرد (WAXY)' بچے ہی نہیں بڑی عمر کے لوگوں میں بھی ایسے آثار ہو جاتے ہیں۔ جن کے جگر ختم ہو جائیں۔ آنکھوں کے نیچے نرم نرم ابھار PUFFYNESS آ جاتے ہیں۔ اس میں کلکیریا کارب بہت گہرا اثر کرے گی۔ لیکن صبر سے علاج جاری رکھیں۔ فوری اثر نہ ہو گا۔ یا ایک بار اونچی طاقت میں دے کر دیکھ لیں۔ پھر انتظار کریں۔ بڑی عمر کے لوگوں کو بڑی طاقت نہ دیں۔ بچوں کو دے دیں۔

ضدی قسم کے انیمیا اور PERNICIOUS ANAEMEA میں کلکیریا کارب مؤثر ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک وصالحہ بنائے۔

درخواست دعا

○ عزیزہ حمیدہ بشیر صاحبہ لاہور بنت مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان بعارضہ بخار بیمار ہے کمزوری بہت ہے۔ شفاء کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ فخر احمد عمر تین سال ابن مکرم فاروق احمد صاحب (کالا باغ) میانوالی گذشتہ دنوں سیڑھیوں سے گر پڑا ہے۔ دائیں ٹانگ میں سوجن اور درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم عبدالقدیر شکرانی صاحب سکھر کی والدہ صاحبہ کی ایک آنکھ کا آپریشن احمد پور شرقیہ پرائیویٹ ہسپتال میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس حدیث میں رخ دوسرا بنتا ہے۔ جو کہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ بندوں کا بھی نہیں ہوتا۔

پس قناعت سے باہر نکلنا ناشکری کو دعوت دینا ہے یعنی ناشکری کے ابتلاؤں میں پڑنے والی بات ہے۔ اللہ کسی اعلیٰ خلق والے انسان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ناشکری میں مبتلا نہ ہو۔ اور جائز ضرورت کے قرض عدم قناعت کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق جدوجہد کی خاطر لے تو پھر یہ جائز ہے۔

لیکن قناعت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے قرصہ نہ لے کہ وہ ڈوبیں تو ان کو پھر کسی صورت ادا نہ کرسکے یہ قناعت کا دوسرا پہلو ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ایک شخص کے پاس اتنی سی جائیداد ہے کہ وہ ساری بھی بیچ دے تو قرض خواہ کا قرض ادا نہ کر سکے اس سے باہر جب وہ قرض کی چھلانگ لگاتا ہے تو وہ قناعت سے باہر نکل گیا۔ اس کو پتہ ہے کہ میں اس کو ادا کرنے کی توفیق ہی نہیں رکھتا۔ اور اسے علم ہے کہ دنیا کی تجارتوں میں ایسے خطرے ہوتے ہیں کہ جو کچھ سرمایہ ہے سب ڈوب جائے۔

(از خطبہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۴ء)

نصرت جہاں اکیڈمی کا یونیفارم

○ نصرت جہاں اکیڈمی کے یونیفارم کی سپلائی کے لئے معاہدہ برائے سال ۱۹۹۵ء الاحمد گارمنٹس بی-۶ بانو بازار ربوہ سے ہوا ہے۔ والدین بھی صرف الاحمد گارمنٹس والوں سے یونیفارم خریدیں۔

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کا روبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کرسکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $ 5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پبلشر: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون نمبرز 211283، آفس 771، کلینک 695

خبریں

ربوہ : 28 نومبر-1994ء
سردی بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) اور جماعت اسلامی میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ قومی امور پر ایوان کے اندر اور باہر مشترکہ حکمت عملی اختیار کی جائے گی۔ میاں نواز شریف نے کہا کہ اس اتحاد کے ملک و قوم کے حق میں بہتر نتائج نکلیں گے۔ اس مفاہمت کا اعلان منصورہ میں قاضی حسین احمد اور نواز شریف کے درمیان پون گھنٹے کی علیحدگی میں ملاقات کے بعد کیا گیا جس میں اہم ملکی مسائل زیر بحث آئے۔ مسٹر نواز شریف جماعت اسلامی کے ایک لیڈر کے انتقال پر تعزیت کرنے منصورہ گئے تو قاضی حسین احمد نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا اور ایک فون سن کر نواز شریف کا ہاتھ پکڑ کر دار الضیافت لے گئے ایک گھنٹے کے بعد دونوں مسکراتے ہوئے باہر نکلے۔ میاں نواز شریف نے کہا کہ ہم نے ایک دوسرے کے نقطۂ نظر سے اتفاق کیا ہے۔ ہم مل جل کر ملک کو تباہی سے بچائیں گے۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ قومی امور پر دونوں جماعتوں کی سوچ مشترک ہے۔ ہم ایک ہی کشتی میں بیٹھے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ملک سے کشیدگی اور محاذ آرائی ختم ہو ہمارے درمیان ملاقاتیں جاری رہیں گی۔

○ ہارس اینڈ کیٹل شو لاہور میں پاک فوج کا حوالدار لیاقت علی پیراشوٹ نہ کھلنے کے باعث فضائی جمپ میں ۱۲ ہزار فٹ کی بلندی سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ ۱۹ جوانوں نے چھلانگیں لگائیں ۱۸ بحفاظت سٹیڈیم میں اتر گئے۔ وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کی طرف سے ۵ لاکھ روپے اور ایک کنال کا پلاٹ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے جو چھ روزہ دورے پر برطانیہ پہنچی ہیں کہا ہے کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے بوسنیا میں فوجی مداخلت کی جائے۔ انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ اقوام متحدہ بوسنیا کی آزادی کو یقینی بنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل عبدالوحید سے کہا گیا کہ وہ وزیر اعظم کے بیان پر تبصرہ کریں کہ نوے فیصد عوام ایٹمی دھماکہ چاہتے ہیں تو انہوں نے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو رہا کر دیا گیا ہے نواز شریف کے بھائی عباس شریف اور ان کے بھتیجے حمزہ شہباز شریف کی عبوری ضمانت منظور کر لی گئی۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ جمہوری اداروں کی آزادی اور استحکام میں درپیش مسائل پر قابو پا لیا گیا ہے۔ پاکستان ترقی اور خوشحالی کے نئے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ صرف دو ماہ میں ۱۵۔ ارب روپے کی سرمایہ کاری کے سمجھوتوں پر دستخط ہوئے ہیں۔

○ مولانا اجمل قادری کی زیر قیادت جے یو آئی فضل الرحمان گروپ کے وفد نے مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی۔ بتایا گیا کہ یہ ملاقات مولانا فضل الرحمان کی منظوری سے کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب گیند نواز شریف کی کورٹ میں ہے ہم نہیں چاہتے کہ یوسف رضا گیلانی مولوی تمیز الدین کا کردار ادا کریں۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ سیاستدانوں نے ذاتی اغراض کے لئے جمہوریت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ اگر جمہوری نظام ناکام ہوا تو سیاست دان اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ تاریخ میں ان کا نام جمہوریت کے قاتلوں میں آئے گا۔

○ تحریک جعفریہ کے قائد ساجد نقوی نے پیشکش کی ہے کہ حکومت دیگر تنظیموں سے اسلحہ لے لے تو ہم اپنا اسلحہ جمع کرا دیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ایک مخصوص گروپ کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

○ کراچی میں رات بھر فائرنگ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کراچی کے دفتر پر حملہ کیا گیا جس سے ضلعی صدر مسٹر قمر کاظمی سمیت ۴۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۶۔ زخمی ہیں۔ زخمیوں میں ایک کانسٹیبل بھی ہے۔

○ سندھ میں آرمی آپریشن ۳۰ نومبر کو ختم کر دیا جائے گا اب اس بارے میں قیاس آرائیاں ختم کر کے حتمی فیصلے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سندھ میں فوج جون ۱۹۹۲ء کو تعینات کی گئی تھی اس طرح سے قریباً اڑھائی سال سندھ میں فوجی آپریشن جاری رہا۔ ۳۰۔ نومبر کو بدھ کے روز فوج اندرونی سلامتی کے فرائض سے دستبردار ہو جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نئے سال کا سورج اچھی خبر لے کر طلوع ہو گا۔ حکمرانوں کا جانا طے ہو چکا ہے۔ کارکنوں نے اپنے کرنے کا کام کر دیا ہے۔ اب شاید اگلی کال کی ضرورت نہ رہے تمام اہم جماعتوں میں حکمران ٹولے کو نکالنے پر اتفاق ہو گیا ہے۔

○ پنجاب کے گورنر مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ جماعتوں کو سختی سے کچل دیں گے۔ ملکی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا کرنے والوں کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ فرقہ وارانہ تنظیموں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی ہو گی ان سے اسلحہ چھین کر پولیس والوں کو دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا حکومت پنجاب رائے عامہ کو ہموار کر رہی ہے۔

○ صدر لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر ۵۔ دسمبر کو سندھ کا دورہ کریں گے۔

○ لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان واقع ۱۵۰۔ ایکڑ رقبہ کو اسلامی ریاست کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ جہاں موسیقی 'سننا' ٹی وی دیکھنا ' اور سگریٹ نوشی ممنوع ہے۔ اہلحدیث فرقہ سے تعلق رکھنے والی الدعوۃ الارشاد نامی تنظیم کے بانی کا نام شیخ نصیر الدین البانوی ہے۔ مرکز طیبہ نامی اس منصوبے کے لئے تاجروں کے ایک گروپ نے کروڑوں روپے کی رقم فراہم کی ہے۔ ایک سعودی تاجر نے بھی ایک کروڑ روپے کی رقم یہاں پر اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے دی ہے۔

○ تحریک فکر مودودی نے اپنا نام تبدیل کر کے تحریک اسلامی کے نام سے کام شروع کر دیا ہے۔ تاسیسی اجلاس میں چاروں صوبوں سے تعلق رکھنے والے ۵۰۔ سرکردہ افراد نے شرکت کی۔ نعیم صدیقی مرکزی شوریٰ کے صدر ہوں گے۔ باہمی اتفاق رائے سے ۱۰۔ رکنی مجلس شوریٰ قائم کی گئی ہے۔

○ کراچی میں تین ڈاکو پولیس مقابلہ میں ہلاک ہو گئے۔

○ لاہور میں سمن آباد میں ڈاکوؤں نے پٹرول پمپ کے مینجر کو ہلاک کر کے ساڑھے تین لاکھ روپے لوٹ لئے۔ مینجر کیش جمع کرانے بینک جا رہا تھا۔

سونے کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر
تیار کئے جاتے ہیں
بانو بازار اقصیٰ روڈ
روبی جیولرز ربوہ
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہوگی۔
پروپرائیٹر
مظفر احمد

Al-Furqan
Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.
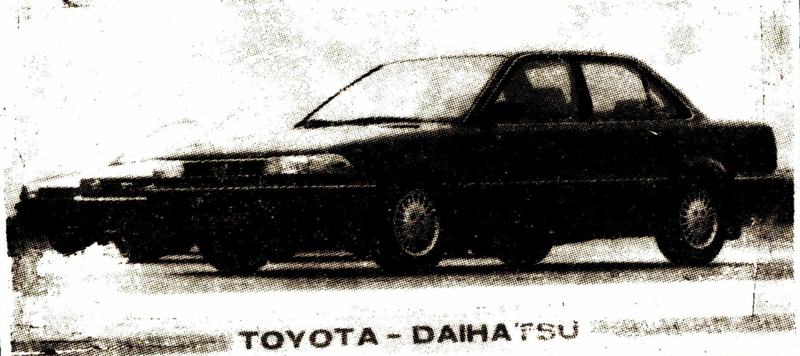

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر
۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

پستہ